



## سوال

(73) میت سے قبر میں کیا جانے والا سوال

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلہ کی بابت کہ میت سے قبر میں جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ «ما کنت تقول فی ہذا الرجل؟» تو اس مرد کے متعلق کیا کہتا تھا؟ کیا فرماتا ہے؟ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وہاں دیکھائی جاتی ہے۔ یا آپ خود تشریف لاتے ہیں؟ اس حدیث میں بعض لوگ نحوی نقطہ کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ ہذا اسم اشارہ قریب کے لئے ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اور فرشتے آپ کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں۔ «ما کنت تقول فی ہذا الرجل؟» جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ما کنت تقول فی ہذا الرجل؟ (1) میں لام عہدہ یعنی ہے۔ ہذا اور ما مشارکیہ حاضر فی الذہن ہے جس طرح کہ "تنویر الحواکک للسیوطی" میں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا پسند کردہ مسلک بھی یہی ہے کلام عرب میں یہ استعمال شائع و زائع عام ہے چنانچہ "قصہ ہرقل" میں ہے:

انی سأل بذاعن ہذا الرجل

پھر مستول (میت) کا جواب بصیغہ غائب بھی اس امر کا مؤید مثلاً:

”ہو عبد اللہ ورسولہ“ (۲) ..... ”اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ“ (۳)

وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ مزید آنکہ مقام ہذا مقام امتحان ہے اس بنا پر اسم گرامی کی تصریح ترک کر دی گئی ہے اسکا بھی تقاضا ہے کہ آپ کی شخصیت سامنے نہ ہو۔

رفع حجاب یا حضور بالجسم کے نظریہ پر واضح صریح کتاب و سنت میں کوئی دلیل موجود نہیں بلکہ اس نظریہ کا کمزور پہلو یہ ہے کہ واقف سے واقفیت تو آسان تر کام ہے۔ لیکن سابقہ وجودی عدم معرفت کی صورت میں حفظ اوصاف کے باوجود معاملہ مشتبہ ہونے کا امکان ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مفہوم یہ ہوا۔ البوجہل کے لئے وجودی معرفت آسان ہے کیونکہ بسنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا ہے جب کے بعد والے مومن کے لئے مشکل ہے کیونکہ اس کو آپ کی رویت حاصل نہیں حالانکہ اصل معاملہ اس کا برعکس ہے۔ مومن کی معرفت ایمان پر موقوف ہے۔ جس کا اصلاً تعلق باطن سے جبکہ کافر وجودی معرفت کے باوجود پہچان سے قاصر ہے۔ کیونکہ قلب سیاہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ: ”فی ہذا الرجل میں



حاضر فی الخارج نہیں بلکہ حاضر فی الذہن مراد ہے علاوہ ازیں یہ بھی امکان ہے کہ "ہذا بمعنی ذلک" ہو جیسے قرآن میں ہے :

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ... ۲ ... سورة البقرة

آیت میں ذلک بمعنی ہذا ہے۔ ممکن ہے "ہذا الرجل" میں بمعنی ذلک ہو، ابن کثیر میں ہے :

کلا منہما مکان الاخر وہذا معروف فی کلامم

یعنی "عرب لوگ اسم اشارہ قریب اور بعید کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کا ان کے کلام میں معروف ہے۔"

1- (۸۳) صحیح البخاری کتاب الجنائز باب المیت یسمع نطق النعال (۱۳۳۸)

2- (۸۴) صحیح الترمذی (1083) حسنہ اللبانی الصحیحہ (۱۳۹۱)

3- (۸۵) صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر (۱۳۷۳)

ہذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شناسیہ مدنیہ

ج 1 ص 251

محدث فتویٰ